تحذیر الناس کے ردّ میں لاجواب علمی دلائل

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے اردو، بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم
وسن پورہ لاہور

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے اردو، بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم
وسن پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نام کتاب	ختم نبوت اور تحذیر الناس
تصنیف	سید بادشاہ تبسم بخاری
اشاعت بار اول	دسمبر 2011ء
کمپوزنگ	ظفر سلطان/محمد عرفان شاہ/غلام یٰسین
صفحات	508
ناشر	ادارہ اشاعت العلوم، وسن پورہ، لاہور
تعداد	1100
قیمت	روپے

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۳) احمد بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامک بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۵) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

انتساب

اس بلند مرتبہ ہستی کے نام

جس نے تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے مجاہد اوّل کا کردار ادا کیا

یعنی

خلیفۂ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆ ڈاکٹر خالد محمود، ڈاکٹر خالد محمود کی زد میں 413
☆ وکیلانِ تحذیر الناس کی علمی دیانت کا ایک نمونہ 415
☆ چند اہم سوالات 419
☆ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی قلابازیاں 423
☆ حضور شیخ الاسلام پیر قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا تحذیر الناس پر فتویٰ 429
☆ پیر قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی سند میں نانوتوی کا نام نہیں 431
☆ سند کا سلسلہ اعلیٰ حضرت سے جاملا 433
☆ عکس فتویٰ خواجہ قمر الدین سیالوی 434
☆ عکس فتویٰ خواجہ قمر الدین سیالوی 437
☆ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے 438
☆ مکتوب گرامی کا تجزیہ 440
☆ ایک اُلجھا ہوا سوال 442
☆ نانوتوی صاحب کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ بالذات نبی نہ تاخر زمانی لازم 443
☆ فیصلہ کن عبارات 448
☆ علمی بددیانتی اور شدید تضاد 449
☆ حافظ عزیز الرحمٰن اور مولانا حسین احمد مدنی کے بیانات 456
☆ تضاد 458
☆ غیر مقلدین کی کتابوں سے اعلیٰ حضرت کی تائید 460
☆ مناظرہ عجیبہ سے ہماری تائید 465
☆ تحذیر الناس اور دیگر کتابوں کی عبارات کے عکس 473

❁❁❁

کتاب ہذا کے ناشرین کے حق میں خصوصی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے انہیں دین و دنیا میں سرفرازی عطا فرمائے، عزت و توقیر بخشے اور اُخروی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

کنز العلماء، متکلم الاسلام حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

بانی ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَهْدَہٗ۔

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس پر پوری امت کا ہمیشہ سے اتفاق ہے۔

یہ عقیدہ اپنے تمام تر پہلوؤں کے لحاظ سے پورے دین کے گرد حفاظت کا ایک حصار ہے۔

اس میں رخنہ اندازی پورے دین پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔

جس طرح ختم نبوت اجماعی عقیدہ ہے ایسے ہی اس کے اس معنی پر بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے لحاظ سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر بانی دار العلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے ختم نبوت سے متعلق امت کی اجماعی فکر کے برعکس ختم نبوت کی بیگانہ تشریح کی جس پر مجدد دین و ملت، امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی دینی ذمہ داری کے لحاظ سے شیخ دیوبند کی اس گستاخانہ عبارت کا شرعی حکم بیان کیا اور اس کی تکفیر کی۔ مکتب دیوبند کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے کہ آپ نے ایک حساس دینی معاملہ میں جس کا تعلق براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے آداب کے بارے میں ہے متنبہ کیا ہے مگر ان لوگوں نے الزامات اور اتہامات کی توپوں کے دہانے اعلیٰ حضرت رحمۃ

اللہ تعالیٰ کی طرف کھول دیے۔ انہیں سوچنا چاہیے تھا کہ آپ نے ان کے شیخ کو کافر بنایا نہیں بلکہ کافر بتایا ہے ان کے شیخ کو اس کے مبلغ علم اور منہج قلم نے کفر کی طرف دھکیلا ہے۔ پھندے پر جھول جانے والے کے رشتہ داروں کو خبر دینے والے پر ایف، آئی، آر کٹوانے کی بات ہر ذی شعور اور صاحب عقل سلیم کے نزدیک ناگوار ہے۔ حضرت پیر سید بادشاہ تبسم بخاری نے قلم اٹھانے اور پھر چلانے اور ''تحذیر الناس کا تنقیدی اور تحقیقی جائزہ'' مرتب کرنے میں بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ اتنی سنگین غلطی کرنے والے کو کوسنے کی بجائے الٹا غلطی بتانے والے پر حملہ کیوں کیا گیا۔ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مقام مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں تحذیر الناس کی گستاخانہ عبارت کے بارے میں جو کچھ لکھا شاہ صاحب نے اس کے دفاع میں قلم اٹھا کر عشق رسول ﷺ کا ثبوت دیا ہے۔

شاہ صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے مباحث کو اتنی عمدگی سے بیان کیا ہے کہ شکوک وشبہات کے چھاپہ ماروں کی وادیٔ حقائق میں دراندازی کو روک دیا ہے۔ اہل سنت وجماعت کے نہایت سنجیدہ صاحب قلم سیدزادے نے ناموس رسالت پر پہرا دیتے ہوئے روشنی پر حملہ آور ہونے والی سیاہی کے تمام دھوکے دھو، کے رکھ دیے ہیں۔ اور ختم نبوت کے اجماعی معنی ومفہوم سے متصادم مطلب بتانے والوں اور سراہنے والوں پر حق واضح کر دیا ہے۔

شاہ صاحب نے اس کتاب میں محض ''تحذیر الناس'' کا جائزہ ہی نہیں لیا بلکہ اس کے ضمن میں برصغیر پاک وہند میں سنی، وہابی اختلافات کا پس منظر بھی بڑے تحقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔ وحدت امت کی بنیانٌ مرصوص پر افتراق وانتشار کے ہتھوڑے چلانے والوں کے بارے میں بھی قوم کو مطلع کیا ہے۔ شاہ صاحب نے بڑے سلیس انداز میں یہ سمجھانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ کس طرح شرک خفی کو شرک جلی قرار دے کر امت کی عظمت کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور کیسے ابن عبدالوہاب کی اختراعات کو اسماعیل دھلوی نے برصغیر میں لانچ کر کے فتنہ وفساد کی ایک طویل داستان رقم کی۔

میں شاہ صاحب کی کتاب کے مسودہ کا بالاستعیاب مطالعہ تو نہیں کر سکا مگر چیدہ چیدہ مقامات کے دیکھنے سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے شاہ صاحب نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے جہاں قرآن وسنت سے دلائل پیش کیے اور ائمہ دین کی تشریحات پیش کی ہیں وہاں آپ نے بڑی عرق ریزی سے اپنے دعویٰ کی حمایت میں فریق مخالف کے گھر کے کئی بھیدی بھی کھڑے کر دیے ہیں۔ جنہیں عدالت سے گھر لے جانا مخالفین کے بس میں نہیں ہے۔ شاہ صاحب نے نوک قلم سے کئی اُلجھے سُلجھائے ہیں اور کئی برج الٹائے ہیں۔ شاہ صاحب کی اس کوشش سے عام قاری پر بھی واضح ہو جائے گا کہ پراپیگنڈے اور پیسے کے زور سے حقائق پر زیادہ دیر تک پردہ نہیں ڈالا جا سکتا اور دجل وکذب کو حق وصدق کے پردے میں زیادہ دیر تک چھپایا بھی نہیں جا سکتا۔

میری رب ذوالجلال سے دعا ہے۔ اے میرے رب سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا صدقہ شاہ صاحب کی اس تحریر سے اہل حق کے دماغوں کو مزید نور اور دلوں کو مزید سرور عطا فرما اور انکار وشک کے مریضوں کو صحت عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد اشرف آصف جلالی
۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ
۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء

میں ایک مضمون لکھ چکا ہے جو ماہنامہ ''کنز الایمان'' لاہور ستمبر ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا۔ پھر دوبارہ مولانا محمد ہارون نے اپنی کتاب ''تنقیدی جائزہ'' میں شائع کیا اور اب ۲۰۱۱ء میں تیسری بار پھر علامہ مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ نے لاہور سے شائع فرمادیا ہے لہٰذا دلچسپی رکھنے والے حضرات اُس مضمون کی طرف رجوع فرمائیں۔ جن احباب نے اس مضمون کے مرتب کرنے کے دوران بندۂ ناچیز سے بھرپور تعاون فرمایا، میں فرداً فرداً سب کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

علمائے دیوبند کے نام کے ساتھ ''مولانا'' کا لفظ عرفِ عام کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ بندہ خطا کا پُتلا ہے۔ اگر تحریر میں کوئی غلطی دیکھیں تو بغرضِ اصلاح مطلع فرمائیں۔ اس میں جو درست ہے وہ میرے پروردگار کا کرم ہے، حضور ﷺ کی شفقت وعنایت ہے، اولیائے کرام کا فیض اور احباب کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو اس میں کوئی غلطی ہے وہ میرے اپنے نفس کا قصور ہے، وہ میری جانب سے ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کی معافی اور بخشش طلب کرتا ہوں۔

احقر العباد: سید بادشاہ تبسم بخاری عفی عنہ

۱۶-محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

۱۲-دسمبر ۲۰۱۱ء

نوٹ: کمپوزنگ کی غلطی مصنف کی غلطی شمار نہیں کی جائے گی۔

ختمِ نبوت اور تحذیر الناس

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی اور رسول نہیں آسکتا۔ قیامت تک آپ ہی کی نبوت جاری وساری ہے۔ ''محمد رسول اللہ'' کے معنی ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ معنی آپ کے آخری نبی اور رسول ہونے کے بھی غماز ہیں جو کوئی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا یا اُس کی تائید کرے گا یا اُس کو ادنیٰ مسلمان بھی سمجھے گا، ہر کوئی اس عقیدے سے کافر ہوتا چلا جائے گا۔ اسی طرح جو کوئی خاتم کے معنی میں تبدیلی کرے گا، مسلمان نہ رہے گا۔ قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو یہ آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی۔ آخری نبی کا معنی خود حضور ﷺ نے بتایا۔ صحابہ کرام، تابعین اور تمام اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ وایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔ جملہ ائمہ کرام، مفسرین ومحدثین نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی ''آخری نبی'' ہے، اسی پر اجماع اور اسی پر تواتر ثابت ہے۔ اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل وتخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا۔ اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا قطعی اور بنیادی عقیدہ ہے، یہ ضروریات دین میں سے ہے لہٰذا جس نے اس مسئلہ میں گڑبڑ پیدا کی، کوئی بھی اپنے نبی کا نام لیوا اُس سے سمجھوتہ نہیں کرسکتا چاہے اُس کی شہرت بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ حسد، ضد، تعصب اور بے جا ہٹ دھرمی انسان کے عقل پر دبیز پردے ڈال دیتی ہے۔ پھر انسان کو کچھ بھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے ہر مسلمان کو محفوظ ومامون رکھے۔

کے طور پر) تار یخوں کو دیکھ لیجیے۔ باقی (رہ گیا) یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لیے (باعتبار زمانہ آخری نبی کہہ کر) سدِّ باب اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے (یعنی مستقبل میں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا دروازہ بند کیا ہے) جو کل جھوٹے دعویٰ کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہٖ (اپنی ذات کی حد تک) قابلِ لحاظ (یعنی توجہ کے قابل) ہے (کہ اس پر غور کیا جائے) پر (یہ بات بھی درست نظر نہیں آتی، کیونکہ) جُملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جُملہ و لکن رسول الله و خاتم النبیین میں کیا تناسب (باہمی تعلق) تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا (یعنی پھیر دیا) اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا (یعنی پہلے جُملے ما کان محمد ابا احدمن رجالکم۔ ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔'' سے جو وہم پیدا ہوتا تھا وہ لٰکِنْ جو کہ استدارک کے لیے آتا ہے یعنی وہم دُور کرنے کے لیے، تو لکن رسول الله و خاتم النبیین سے دُور کر دیا۔ اب نانوتوی صاحب کے مطابق وہم یہ تھا کہ ''تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں'' اور دُور اس طرح کر دیا ''لیکن وہ اللہ کے رسول اور بالذات نبی ہیں'' یا یوں کہیے کہ ''لیکن اللہ کے رسول اور کمالاتِ نبوت کے خاتم ہیں۔'' اگر یہ نانوتوی صاحب والا معنیٰ کیا جائے تو اس آیت کے شانِ نزول کے مطابق وہم میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ہم نے مودودی صاحب کا جواب جو صفحہ (۱۱۷ تا ۱۲۰) پر نقل کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں) اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی (یعنی خاتم النبیین کا معنیٰ ''آخری نبی'' یہ آیت کے اندر بے ربطی پیدا کرتا ہے لہٰذا ایسی بے ربطی) خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں[1]۔ اگر سدِّ باب مذکور (یعنی نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا دروازہ بند کرنا) منظور ہی تھا تو اس کے لیے اور بیسیوں موقع تھے (یعنی آخری نبی بتانے کے لیے کہ آپ بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا، اس کے لیے تو

1. یہاں بھی بالعرض فضیلت کی نفی ہے، کہ اگر ''آخری نبی'' میں بالعرض فضیلت بھی پائی جاتی تو ان جملوں کو ''آخری نبی'' معنیٰ لینے کی صورت میں بے ربط نہ کہا جاتا۔

قرآنی کریم میں اور بیسیوں موقع تھے، یہ مقام ''آخری نبی'' بتانے کا نہیں تھا۔[1]) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) بناء خاتمیت اور بات پر ہے (''آخری نبی'' کے معنیٰ پر نہیں) جس سے تاخرِ زمانی (آپ کا زمانے کے لحاظ سے آخری ہونا) اور سدِّ باب مذکور (یعنی جھوٹے دعوے داروں کا دروازہ بند کرنا) خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی (جو آخری نبی کا معنیٰ لینے سے گھٹ گئی تھی) دوبالا ہو جاتی ہے، تفصیل اس اجمال (یعنی ابہام و اختصار) کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔'' (تحذیر الناس صفحہ ۳۲)

کتنا بڑا ظلم ہے کہ خاتم النبیین کا جو معنیٰ ''آخری نبی'' خود حضور ﷺ نے بتایا جو قرآن کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں، جو معنیٰ صحابہ کبار نے نبی کریم ﷺ سے سمجھا، جو معنیٰ پوری اُمت کے بزرگانِ دین سلف صالحین متقدمین و متاخرین سے متواتر اور ضروریاتِ دین سے ہو کر اذہانِ اُمت میں راسخ ہو چکا ہے وہ معنیٰ:

(۱) اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتا نہ بالذات نہ بالعرض۔

(۲) اس کو رکھا جائے تو مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا صحیح نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہ معنیٰ اور یہ وصف ''آخری نبی'' میں اس صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ اس کو اوصافِ مدح میں شمار نہ کیا جائے اور جس جگہ یہ آیت رکھی گئی ہے اس جگہ کو بھی مقامِ مدح نہ سمجھا جائے۔

(اللہ اللہ! اس معنیٰ کو نانوتوی صاحب کتنا بے فائدہ، بے تاثر، بے جوڑ، بے جا، بے وقعت، ناموزوں، ناقص اور بے وقار و بے توقیر سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے جو معنیٰ خود بھی کسی تعریف کے لائق نہ ہو اور مقامِ مدح پر رکھنے کے قابل ہی نہ ہو اس معنیٰ کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالك۔ فالی الله المشتکی)

(۴) خاتم النبیین کا معنیٰ ''آخری نبی'' کرنا خدا کے متعلق لغو اور بے ہودہ بات کہنے کا وہم ہوتا ہے۔

1. کاش نانوتوی صاحب کسی ایک مقام کی نشاندہی کر دیتے، البتہ اس جگہ نصِ قطعی کو توڑ دیا گیا ہے۔

(۵) اس معنیٰ کو نبوت یا اور دوسرے فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ (یعنی خود کسی طرح فضیلت ہونا تو درکنار یہ معنیٰ کسی فضیلت کا مُؤیِّدْ بھی نہیں)۔

(۶) اس معنیٰ کے ذکر سے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال لازم آتا ہے۔ (نانوتوی صاحب کے نزدیک حضور پاک ﷺ خود اپنی شان گھٹاتے رہے اور ان کے صحابہ کرام واہل بیت اطہار اور پوری اُمتِ مسلمہ یہ معنیٰ کر کے شانِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کرتی رہی (والعیاذ باللہ)

(۷) ''آخری نبی'' ایسا معنیٰ ہے جو معمولی اور کم درجہ لوگوں کے لے بیان کیا جاتا ہے۔ نانوتوی صاحب نے کہا:

''اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال (جیسے آخری نبی ہونا) بیان کیا کرتے ہیں۔'' ثابت ہُوا کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک پوری اُمت حضور ﷺ کو بے کمال خیال کرتی رہی (والعیاذ باللہ)

(۸) سدِ باب اتباعِ مدعیان نبوت کے لیے یہ معنیٰ رکھا جائے تو آیت کے جملوں میں کوئی تناسب باقی نہیں رہتا۔ اس کے لیے تو بیسیوں اور موقع تھے (صد افسوس! کہ نانوتوی صاحب نے ان موقعوں کی نشاندہی نہ کی)

(۹) یہ معنیٰ ''آخری نبی'' کرنے سے آیت بے ربط اور بے ارتباط ہو جاتی ہے جو خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگرچہ خود صاحب قرآن نے بھی یہی معنیٰ اُمت کو سمجھایا۔ مگر نانوتوی صاحب ماننے کے لیے تیار نہیں۔

(۱۰) نانوتوی صاحب نے لکھا: ''اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم اس مضمون (معنیٰ) تک نہ پہنچا۔''

بڑوں سے مراد اگر محض مفسرین ومحدثین اور آئمہ کرام ہی لیے جائیں تب بھی یہ بات تو حق ہے کہ ان بزرگوں نے یہ معنیٰ روایاتِ صحابہ کرام سے لیا اور صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے سُنا۔ آخر بزرگانِ دین نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ قرآن وسنت ہی کو بنیاد بنا

کر بیان کیا ہے۔

اس طرح ''بڑوں کے فہم'' کی زد میں ذاتِ رسالت مآب ﷺ بھی آ گئی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اور باقی اُمتِ مسلمہ کے تمام افراد بھی آ گئے۔ سب کو کم التفات کہہ دیا۔ (نانوتہ کے طفلِ نادان نے کیا یہ ٹھکانے کی بات کی ہے یا سب کی توہین کر ڈالی اور تفسیر بالرائے کا ارتکاب کر کے اپنے الفاظ کے مطابق یعنی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ لکھ کر اسی انجام سے دوچار ہو گئے۔)

نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم باطل ہے:

دیکھنا یہ ہے کہ بانی دار العلوم دیوبند نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کا معنیٰ کیا کیا ہے۔ اُنہوں نے خاتم النبیین کا معنیٰ ''بالذات نبی'' کیا ہے۔ یعنی ذاتی نبی۔ اسی کو خاتمیت کی بنیاد بتایا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے آخر میں آنے کو بنیاد نہیں بتایا۔ اسی لیے وابستگانِ دیوبند نے بھی لکھا کہ خاتمیت کا دارومدار آپ کے مرتبہ پر ہے۔ یعنی خاتمیت کا دارومدار یا بنائے خاتمیت زمانے پر نہیں بلکہ مرتبہ پر ہے۔ بالذات نبی یا ذاتی نبی کی تشریح وہی حاشیے سے نقل کردہ عبارت ہے کہ آپ کو نبوت براہ راست بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے اور آپ کی نبوت ذاتی ہے۔ اور بالعرض کی تشریح بھی بقول علمائے دیوبند یہ ہے کہ باقی انبیاء کو نبوت آپ کے واسطے اور فیضان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے لہٰذا دوسرے انبیاء کی نبوت عرضی ہے۔ اسے ہی بالعرض نبوت سے تحذیر الناس میں موسوم کیا گیا ہے۔ اگرچہ واسطہ اور چیز ہے اور عارض ہونا دوسری شے، ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں اور یہ بھی کہ نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم بھی مطلق باطل ہے۔ لیکن اس سے قبل ہم چاہتے ہیں کہ جو معنیٰ خاتم النبیین کا مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کیا ہے وہ معنیٰ لے کر آیت کریمہ کا ترجمہ کر دیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور بالذات نبی۔

دوسری طرح یہ ترجمہ ہوگا:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ذاتی نبی۔

تیسری صورت یہ ہوگی:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے افضل نبی۔

چوتھی صورت یہ ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو فیض رساں ہیں۔

مندرجہ بالا چار ترجموں میں ''خاتم النبیین'' کے ترجمہ کے الفاظ اگرچہ الگ الگ ہیں مگر تحذیر الناس اور اس کے وکیلان صفائی کے مطابق معنوی اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ علمائے دیوبند کے بتائے گئے معنی اور تشریح کے مطابق یہ آیت قطعی الدلالۃ نہ رہی اور قرآن پاک سے حضور ﷺ کے لیے خاتم النبیین ہونے کا ثبوت قطعی نہ رہا اور قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت اس دعویٰ کے ثبوت میں آپ لوگ پیش نہیں کر سکتے۔ تو قادیانیوں کے مقابلے میں اب آپ لوگ کس طرح ثابت کریں گے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت قطعی اور اجماعی ہے؟ جناب سرفراز گکھڑوی صاحب نے اپنے رسالہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے صفحہ ۵۷ پر ''ختم نبوت'' کے عنوان سے لکھا ہے!''جس طرح توحید و رسالت اور معاد وغیرہ کے عقائد قطعی ادلہ سے ثابت ہیں اور جن میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں اسی طرح امام الانبیاء سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت بھی قطعی اور محکم براہین سے ثابت ہے''۔

اس کے دو سطر بعد یہی آیت مبارکہ اور ترجمہ لکھا ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

جناب سرفراز صاحب[1] آپ نے اسی رسالہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے صفحہ ۶۱ پر تحریر فرمایا ہے:

''ہم نے عربی فارسی اور اُردو میں بہت سی کتابیں مسئلہ ختم نبوت پر پڑھی ہیں لیکن بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جس نرالے، انوکھے اور ٹھوس عقلی انداز میں جو خامہ فرسائی حضرت نانوتوی نے اس مسئلہ (ختم نبوت) پر کی ہے ہم نے اور کہیں نہیں پڑھی''۔

جب معاملہ یہ ہے تو بتایئے کہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' نام سے رسالہ چھپے، مسئلہ بھی ختم نبوت کا ہو اور اس تحذیر الناس جیسی کتاب آپ نے کہیں بھی نہ پڑھی ہو تو آپ نے اپنے اس رسالہ میں خاتم النبیین کا وہ ترجمہ کیوں نہ لیا جو نانوتوی صاحب نے اپنی بے بدل تصنیف میں فرمایا ہے وجہ کیا ہے؟ کیا ہم امید رکھیں کہ آئندہ آپ قادیانیوں کے رد میں لکھے جانے والے مضامین میں یا اسی رسالہ کے آئندہ نئے ایڈیشن میں وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا ترجمہ بالذات نبی کریں گے۔

سرفراز صفدر صاحب کی کچھ عبارات پر بات چیت آرہی ہے، ابھی ہم نبوت کی ذاتی اور عرضی تقسیم کے بطلان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ بہت عرصہ پہلے اس بندۂ ناچیز نے حضرۃ العلام مولانا غلام علی اوکاڑوی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں تحذیر الناس کے متعلق چند سوالات پوچھے گئے تھے۔ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال شفقت ومہربانی اُسکا جواب ارسال فرمایا۔ یہ قلمی جواب بندہ کے پاس اب بھی موجود ہے۔ بعد میں کراچی جانا ہوا، مسجد گلزار حبیب سولجر بازار گیا تو حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، وہاں سے آپ کے ارشاد پر ایک کتاب ''اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل'' خریدی، دیکھا تو اس کتاب کے صفحہ ۲۵۲ پر میرے عریضہ کے جواب میں لکھی گئی عبارت موجود تھی۔ لہٰذا آج ہم اشرف

[1] ترتیب مضمون کے وقت سرفراز صاحب بقید حیات تھے۔

دوسری طرح یہ ترجمہ ہوگا:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ذاتی نبی۔

تیسری صورت یہ ہوگی:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے افضل نبی۔

چوتھی صورت یہ ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو فیض رساں ہیں۔

مندرجہ بالا چار ترجموں میں ''خاتم النبیین'' کے ترجمہ کے الفاظ اگرچہ الگ الگ ہیں مگر تحذیر الناس اور اس کے وکیلان صفائی کے مطابق معنوی اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ علمائے دیوبند کے بتائے گئے معنی اور تشریح کے مطابق یہ آیت قطعی الدلالۃ نہ رہی اور قرآن پاک سے حضور ﷺ کے لیے خاتم النبیین ہونے کا ثبوت قطعی نہ رہا اور قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت اس دعویٰ کے ثبوت میں آپ لوگ پیش نہیں کر سکتے۔ تو قادیانیوں کے مقابلے میں اب آپ لوگ کس طرح ثابت کریں گے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت قطعی اور اجماعی ہے؟ جناب سرفراز گکھڑوی صاحب نے اپنے رسالہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے صفحہ ۵۷ پر ''ختم نبوت'' کے عنوان سے لکھا ہے! ''جس طرح توحید و رسالت اور معاد وغیرہ کے عقائد قطعی ادلّہ سے ثابت ہیں اور جن میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں اسی طرح امام الانبیاء سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت بھی قطعی اور محکم براہین سے ثابت ہے''۔

اس کے دو سطر بعد یہی آیت مبارکہ اور ترجمہ لکھا ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

جناب سرفراز صاحب[1] آپ نے اسی رسالہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے صفحہ ۶۱ پر تحریر فرمایا ہے:

''ہم نے عربی فارسی اور اُردو میں بہت سی کتابیں مسئلہ ختم نبوت پر پڑھی ہیں لیکن بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جس نرالے، انوکھے اور ٹھوس عقلی انداز میں جو خامہ فرسائی حضرت نانوتوی نے اس مسئلہ (ختم نبوت) پر کی ہے ہم نے اور کہیں نہیں پڑھی''۔

جب معاملہ یہ ہے تو بتایئے کہ ''بانی دارالعلوم دیوبند'' نام سے رسالہ چھپے، مسئلہ بھی ختم نبوت کا ہو اور اس تحذیر الناس جیسی کتاب آپ نے کہیں بھی نہ پڑھی ہو تو آپ نے اپنے اس رسالہ میں خاتم النبیین کا وہ ترجمہ کیوں نہ لیا جو نانوتوی صاحب نے اپنی بے بدل تصنیف میں فرمایا ہے وجہ کیا ہے؟ کیا ہم امید رکھیں کہ آئندہ آپ قادیانیوں کے ردّ میں لکھے جانے والے مضامین میں یا اسی رسالہ کے آئندہ نئے ایڈیشن میں وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کا ترجمہ بالذات نبی کریں گے۔

سرفراز صفدر صاحب کی کچھ عبارات پر بات چیت آرہی ہے، ابھی ہم نبوت کی ذاتی اور عرضی تقسیم کے بطلان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ بہت عرصہ پہلے اس بندۂ ناچیز نے حضرۃ العلام مولانا غلام علی اوکاڑوی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں تحذیر الناس کے متعلق چند سوالات پوچھے گئے تھے۔ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال شفقت ومہربانی اُسکا جواب ارسال فرمایا۔ یہ قلمی جواب بندہ کے پاس اب بھی موجود ہے۔ بعد میں کراچی جانا ہوا، مسجد گلزار حبیب سولجر بازار گیا تو حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، وہاں سے آپ کے ارشاد پر ایک کتاب ''اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل'' خریدی، دیکھا تو اس کتاب کے صفحہ ۴۵۲ پر میرے عریضہ کے جواب میں لکھی گئی عبارت موجود تھی۔ لہٰذا آج ہم اشرف

---

[1] ترتیب مضمون کے وقت سرفراز صاحب بقید حیات تھے۔